THE SCHOLAR
ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
ISSN: 2413-7480 (Print)
ISSN: 2617-4308 (Online)
DOI: 10.29370/siarj
Journal home page: https://siarj.com

اسلاموفوبیا: اسباب، اثرات اور سد باب- قرآنی تعلیمات اور جدید قانونی نقطہ نظر

ISLAMOPHOBIA: CAUSES, EFFECTS, AND REMEDIES - QUR'ĀNIC TEACHINGS AND MODERN LEGAL PERSPECTIVE

1- Maryam Khansa
Email: maryamkhansazia@gmail.com
PhD Scholar, Department of Qur'ānic Studies, The Islamia University of Bahawalpur, Bahawalpur, Pakistan
ORCID ID: https://orcid.org/0009-0002-5328-4492

2- Sultan Mahmood Khan
Email: sultan.mahmood@iub.edu.pk
Assistant Professor, Department of Qur'ānic Studies, The Islamia University of Bahawalpur, Bahawalpur, Pakistan
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0001-5350-8252

To cite this article:
Khansa, Maryam, and Sultan Mahmood Khan. "ISLAMOPHOBIA: CAUSES, EFFECTS, AND REMEDIES – QUR'ĀNIC TEACHINGS AND MODERN LEGAL PERSPECTIVE." The Scholar Islamic Academic Research Journal 10, No. 2 (August 23, 2024).
To link to this article: https://doi.org/10.29370/siarj/issue19arurdu1

Journal	The Scholar Islamic Academic Research Journal Vol. 10, No. 2||July –December 2024 || P. 1- 17
DOI:	10.29370/siarj/issue19arurdu1
License:	Copyright c 2017 NC-SA 4.0
Journal homepage	www.siarj.com
Published online:	2024-08-23
Journal Indexed by:	DOAJ |AIL| Almanhal |National Library of Australia |Academia, |DRJI |WorldCat |SCILIT |Gale| The Internet Archive|10-A Digital Library||Harvard Library E-Journals|-Library	University of Ottawa| ScienceGate| NAVER Academic, Asian Digital Library| Tehqeeqat, |SEMANTIC SCHOLAR	Publon| Repository |Globethics| EuroPub database| Cornell University Library	Advanced Sciences Index.

CC BY NC SA
Open Access

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 10, No. 2 || July-December 2024|| P.1-17
https://doi.org/10.29370/siarj/issue19arurdu1

اسلاموفوبیا: اسباب، اثرات اور سدباب- قرآنی تعلیمات اور جدید قانونی نقطہ نظر

ISLAMOPHOBIA: CAUSES, EFFECTS, AND REMEDIES-QUR'ĀNIC TEACHINGS AND MODERN LEGAL PERSPECTIVE

Maryam Khansa, Sultan Mahmood

ABSTRACT:

It is a global problem promoting a great deal of hatred, prejudice, and discrimination against Muslims known as Islamophobia. The rise of Islamophobia is attributed to deep-rooted historical misconceptions, narratives associating Islam with extremism-post 9/11 associated narratives, and negative portrayals of Muslims leading to widespread anti-Muslim narratives in Western media. This rising anti-Muslim rhetoric, driven by misinformed campaigns and political interests, only serves to further divide societies, breed interfaith tensions and xenophobia, and deny fundamental human rights. The paper explains the causes of Islamophobia, its socio-political and psychological impacts and pointed out possible solutions according to Qur'ānic teachings and contemporary legal views. The Quran has been emphasizing the values of tolerance, justice and peaceful co-existence, calling for dialogue and mutual understanding among the heterogenous communities while highlighting the importance of justice and non-discrimination. Fighting islamophobia is no easy task, in the same way as racism. Governments and international organizations including United Nations, must be courageous to concern that hate speech and all Islamophobic acts are criminalizing and they should set up legal framework to end this hatred. The media can be held responsible for sharing anti-Islamic narratives and encouraged to share accurate depictions of Islam and Muslims. Moreover, promoting interfaith

engagement and educational programs are critical in challenging stereotypes and building mutual respect. The challenge posed by social media platforms in enabling the spread of misinformation as well as awareness poses a question of whether Islamic communities should take ownership in tackling Islamophobic messaging.

Keywords: Islamophobia, Qur'ānic Teachings, Religious Tolerance, Human Rights, Legal Frameworks, Hate Speech, Social Justice.

کلیدی الفاظ: اسلاموفوبیا، قرآنی تعلیمات، مذہبی رواداری، انسانی حقوق، قانونی ڈھانچے، نفرت انگیز تقاریر، سماجی انصاف۔

اسلاموفوبیا (Islamophobia) ایک اصطلاح ہے جو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف خوف، تعصب، یا نفرت کے رجحان کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ اصطلاح جدید سماجی اور سیاسی تناظر میں اس وقت زیادہ نمایاں ہوئی جب مغربی دنیا میں دہشت گردی کے واقعات کو اسلام سے جوڑنے کی کوشش کی گئی۔ اسلاموفوبیا کی جڑیں تاریخی اور استعماری تصورات میں پیوستہ ہیں، جنہیں مختلف ادوار میں مخصوص بیانیوں کے تحت فروغ دیا گیا۔

موضوع کا تعارف:

ماہرین کے مطابق، اسلاموفوبیا صرف مذہبی مخالفت نہیں بلکہ یہ ایک سماجی و سیاسی رویہ ہے جو مسلمانوں کے خلاف امتیازی سلوک، دقیانوسی تصورات (Stereotypes)، اور متعصبانہ پالیسیوں کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

برطانیہ میں قائم تنظیم **Runnymede Trust** کے مطابق:

"اسلاموفوبیا کو ایک ایسا غیر معقول خوف یا نفرت قرار دیا جاتا ہے جو اسلام یا مسلمانوں کے خلاف پیدا ہوتا ہے اور مختلف سطحوں پر ان کے خلاف امتیازی سلوک اور تعصب کو فروغ دیتا ہے۔"[1]

اسلاموفوبیا (Islamophobia) کی جڑیں تاریخی، سماجی، سیاسی، اور اقتصادی عوامل میں پیوستہ ہیں۔ یہ رجحان محض مذہبی تعصب تک محدود نہیں بلکہ اس کے پیچھے مخصوص بیانیے، سیاسی مقاصد اور میڈیا کے کردار جیسے کئی پہلو کارفرما ہیں۔

[1] -Runnymede Trust, *Islamophobia: A Challenge for Us All*, 1997

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 10, No. 2 || July-December 2024|| P.1-17
https://doi.org/10.29370/siarj/issue19arurdu1

موضوع کی ضرورت واہمیت:

عصر حاضر میں "اسلاموفوبیا" ایک عالمی مسئلے کے طور پر ابھر کر سامنے آیا ہے، جس کے اثرات سیاسی، سماجی اور ثقافتی سطح پر نمایاں ہیں۔ مغربی دنیا میں مسلمانوں کے خلاف تعصبانہ رویے، امتیازی قوانین، نفرت انگیز تقاریر، اور میڈیا میں منفی پروپیگنڈہ اس مسئلے کی شدت کو ظاہر کرتے ہیں۔

یہ تحقیق اس ضرورت کے پیش نظر کی جارہی ہے کہ اسلاموفوبیا کے حقیقی اسباب کو قرآن مجید کی روشنی میں سمجھا جائے اور جدید قانونی نظام میں اس کے تدارک کے ممکنہ حل تلاش کیے جائیں۔ قرآن مجید، جو قیامت تک کے لیے ہدایت ہے، ایسے تعصبات اور نفرت کے خاتمے کے لیے بنیادی اصول فراہم کرتا ہے۔ دوسری طرف، جدید قانونی نقطہ نظر اس مسئلے سے نمٹنے کے لیے بین الاقوامی قوانین، انسانی حقوق کے معیارات اور حکومتی پالیسیوں کو اجاگر کرتا ہے۔

اس موضوع کی اہمیت اس لیے بھی ہے کہ اسلاموفوبیانہ صرف مسلمانوں کے خلاف نفرت کو بڑھاتا ہے بلکہ عالمی امن واستحکام کو بھی متاثر کرتا ہے۔ اس مسئلے کے تدارک کے بغیر بین المذاہب ہم آہنگی، بین الاقوامی تعلقات، اور سماجی اتحاد کو یقینی بنانا مشکل ہے۔ لہٰذا، اس تحقیقی مطالعے کے ذریعے اسلامی تعلیمات اور جدید قانونی اصولوں کی روشنی میں اسلاموفوبیا کے محرکات، اثرات اور حل تجویز کیے جائیں گے، تاکہ اس عالمی چیلنج کا مؤثر سدباب کیا جا سکے۔

اسباب:

اسلام اور مغرب کے درمیان کشیدگی کی تاریخ صلیبی جنگوں (Crusades) سے شروع ہوتی ہے، جب یورپ نے مسلم سلطنتوں کے خلاف فوجی مہمات چلائیں۔ صلیبی جنگوں کے دوران مسلمانوں کو "دشمن" کے طور پر پیش کیا گیا، جس نے بعد کے ادوار میں بھی مغرب میں اسلام کے خلاف تعصبات کو زندہ رکھا[2]

مغربی طاقتیں مختلف ممالک میں مسلمانوں کی آزادی اور خود مختاری کو محدود کرنے کے لیے منفی بیانیے اپناتی رہی ہیں۔ مثال کے طور پر، فلسطین، کشمیر، افغانستان، اور عراق میں ہونے والے واقعات میں مغربی طاقتوں کی مداخلت اور دوہرا معیار مسلم دنیا میں بداعتمادی کو بڑھاتا ہے، جبکہ مغرب میں اسلام کو ایک "مسئلہ" کے طور پر پیش کیا جاتا ہے 11 ستمبر 2001ء کے حملوں کے بعد مغربی حکومتوں اور میڈیا نے "دہشت گردی" کو "اسلامی شدت پسندی" سے

[2] Esposito, *The Future of Islam*, 2010, p. 45۔

جوڑنے کی کوشش کی، جس نے اسلاموفوبیا کو مزید فروغ دیا۔ مغربی میڈیا میں اسلام اور مسلمانوں کو دہشت گردی، انتہاپسندی، اور عدم رواداری سے جوڑا جاتا ہے۔ مشہور فلموں، ڈراموں اور نیوز رپورٹس میں مسلمانوں کو ہمیشہ شدت پسند، جاہل یا دہشت گرد کے طور پر دکھایا جاتا ہے سوشل میڈیا پر اسلام مخالف مواد تیزی سے پھیلتا ہے، اور جھوٹی خبریں عام لوگوں کے ذہنوں میں تعصبات پیدا کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر، 2015ء کے یورپی مہاجرین بحران کے دوران مسلمانوں کے خلاف بے بنیاد دعوے کیے گئے کہ وہ یورپ کو تباہ کر دیں گے۔

اسلاموفوبیا کے اثرات:

اسلاموفوبیا (Islamophobia) کے اثرات نہ صرف مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر پڑتے ہیں بلکہ عالمی سطح پر بین المذاہب تعلقات، سماجی ہم آہنگی اور سیاسی استحکام کو بھی متاثر کرتے ہیں۔ یہ اثرات سیاسی، سماجی، نفسیاتی، معاشی اور قانونی میدانوں میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ ذیل میں اسلاموفوبیا کے چند نمایاں اثرات کا تفصیل سے جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔

مغربی ممالک میں اسلاموفوبیا کے نتیجے میں مسلمانوں کے خلاف امتیازی سلوک بڑھ گیا ہے۔ مسلمان ملازمت، تعلیم، اور سماجی خدمات کے حصول میں مشکلات کا سامنا کرتے یورپ اور امریکا میں مساجد پر حملے، حجاب پر پابندیاں، اور مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز جرائم بڑھتے جا رہے ہیں بعض مغربی ممالک میں مسلم مہاجرین کو شدت پسندوں کے طور پر دیکھا جاتا ہے، جس کے باعث ان کے ساتھ ناروا سلوک کیا جاتا ہے۔

کئی یورپی ممالک میں حجاب، نقاب اور دیگر اسلامی شعائر پر پابندیاں عائد کی گئی ہیں، جیسے فرانس اور بیلجیئم میں برقع پر مکمل پابندی[3] اسلامی تہواروں، مساجد کی تعمیر، اور حلال خوراک کے خلاف منفی پروپیگنڈا کیا جاتا ہے، جس سے مسلمانوں کے مذہبی تشخص کو دبانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اسلاموفوبیا کے باعث مسلم نوجوانوں میں مغربی معاشروں سے بیگانگی اور نفسیاتی دباؤ بڑھتا جا رہا ہے وہ خود کو دوسرے شہریوں کے مقابلے میں کمتر محسوس کرتے ہیں، جو ان کی خوداعتمادی کو متاثر کرتا ہے۔ مسلمانوں کو آئے دن نفرت انگیز حملوں اور تشدد کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جس کی وجہ سے وہ عدم تحفظ کا شکار ہو جاتے ہیں بہت سے مسلم خاندان اپنے بچوں کے مستقبل کے بارے میں فکر مند ہوتے ہیں کہ آیا وہ مغربی ممالک میں آزادی کے ساتھ زندگی

[3] - Sayyid, Recalling the Caliphate, 2014, p. 141-

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 10, No. 2 || July-December 2024|| P.1-17
https://doi.org/10.29370/siarj/issue19arurdu1

گزار سکیں گے یا نہیں۔

اسلاموفوبیا کا سب سے خطرناک اثر یہ ہے کہ یہ بعض نوجوانوں کو انتہا پسندی کی طرف دھکیل دیتا ہے۔ جب مسلم اقلیتوں کو مسلسل نشانہ بنایا جاتا ہے، تو کچھ افراد شدت پسند نظریات اپنانے پر مجبور ہو جاتے ہیں دہشت گرد تنظیمیں اسلاموفوبیا کو اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرتی ہیں اور نوجوانوں کو یہ باور کراتی ہیں کہ مغربی ممالک میں ان کے لیے کوئی جگہ نہیں۔

اسلاموفوبیا کے بڑھتے ہوئے رجحان نے مسلم اور غیر مسلم ممالک کے تعلقات کو بھی متاثر کیا ہے۔ کئی اسلامی ممالک نے فرانس، بھارت، اور دیگر ممالک میں اسلام مخالف پالیسیوں پر احتجاج کیا ہے، جس کے نتیجے میں سفارتی تعلقات متاثر ہوئے ہیں۔

مغربی میڈیا میں اکثر مسلمانوں کو شدت پسند یا دہشت گرد کے طور پر دکھایا جاتا ہے، جس سے عام لوگوں میں مسلمانوں کے خلاف تعصب بڑھتا ہے ٹی وی، فلموں اور خبروں میں اسلام کو منفی انداز میں پیش کیا جاتا ہے، جیسے ہالی وڈ کی فلموں میں مسلم کرداروں کو ہمیشہ منفی روپ میں دکھایا جانا۔[4] سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر جعلی خبریں اور مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز مواد تیزی سے پھیلتا ہے، جس سے اسلاموفوبیا مزید بڑھتا ہے

مغربی ممالک میں اسلاموفوبیا کے باعث کئی مسلم ممالک کے سرمایہ کاروں کو امتیازی قوانین اور غیر منصفانہ پالیسیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے خاص طور پر خلیجی ممالک کے کاروباری افراد بعض اوقات مغربی ممالک میں سرمایہ کاری کرنے سے کتراتے ہیں۔[5]

اسلاموفوبیا کے اثرات صرف مسلمانوں تک محدود نہیں بلکہ عالمی سطح پر بین المذاہب ہم آہنگی، سیاسی استحکام، اور معیشت پر بھی منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اگر اسلاموفوبیا کے مسئلے کو سنجیدگی سے حل نہ کیا گیا تو یہ دنیا میں مزید تقسیم اور تنازعات کو جنم دے سکتا ہے۔

اسلاموفوبیا اور اس کا سد باب:

اسلاموفوبیا (Islamophobia) یعنی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف خوف، نفرت، اور تعصب کا رجحان ایک عالمی مسئلہ بن چکا ہے۔ یہ صرف مسلمانوں کے لیے نہیں بلکہ پوری دنیا کے امن اور بین المذاہب ہم آہنگی کے لیے

---

[4] -Runnymede Trust, Islamophobia: Still a Challenge for Us All, 2017, p. 49۔
[5] - Sardar, Muslim Societies in Postnormal Times, 2019, p. 250۔

بھی ایک چیلنج ہے۔اس کے سدباب (روک تھام) کے لیے انفرادی، سماجی، تعلیمی، قانونی، اور بین الاقوامی سطح پر اقدامات کی ضرورت ہے۔

اسلام کی حقیقی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے جدید اور روایتی ذرائع کو بروئے کار لانا ضروری ہے غیر مسلموں کو اسلامی تعلیمات وتاریخ سے روشناس کرواکران کے شکوک وشبہات کو دور کیا جاسکتا مغربی تعلیمی نصاب میں اسلام اور مسلمانوں کی درست تصویر پیش کرنے کے لیے اصلاحات ضروری ہیں اسلامی تہذیب وتمدن اور مسلمانوں کی سائنسی وفکری خدمات کو نصاب کا حصہ بنایاجائے تاکہ نسلِ نو اسلام کو ایک تعمیری قوت کے طور پر دیکھے۔

اسلاموفوبیا اور مسلمانوں کے خلاف پھیلائے جانے والے منفی بیانیے کو چیلنج کرنے کے لیے ایک منظم، مؤثر اور قانونی حکمتِ عملی اپنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ مغربی میڈیا، ہالی وڈ، اور سوشل میڈیا پر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف غلط معلومات پھیلانے کا رجحان نہ صرف مذہبی اور ثقافتی تعصب کو فروغ دیتا ہے بلکہ عالمی سطح پر مسلمانوں کو بدنام کرنے کا سبب بھی بنتا ہے۔اس منفی پروپیگنڈے کے سدباب کے لیے ہمیں قرآن مجید کی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے ذرائع کا مؤثر استعمال کرنا ہوگا۔

میڈیا آج کے دور میں سب سے زیادہ طاقتور ذریعہ ہے جو عوامی رائے عامہ بنانے اور مختلف اقوام کے بارے میں مخصوص تصورات پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ بدقسمتی سے، عالمی میڈیا میں مسلمانوں کی تصویر کو مسخ کر کے پیش کرنے کی منظم کوششیں جاری ہیں۔اسلام کو دہشت گردی، انتہاپسندی، اور عدم رواداری کے ساتھ جوڑ کر اسے عالمی امن کے لیے خطرہ قرار دیا جارہا ہے۔اس کے برعکس، اسلام وہ دین ہے جو رواداری، عدل وانصاف، اور امن ومحبت کی تعلیم دیتا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

> وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ ۖ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنبِطُونَهُ مِنْهُمْ ۗ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلًا ۔[6]
>
> ”اور جب ان کے پاس کوئی خبر امن یا خوف کی آتی ہے تو اسے پھیلا دیتے ہیں، حالانکہ اگر وہ اسے رسول اور اپنے اہلِ حل وعقد کے پاس لے جاتے تو جو لوگ استنباط کی صلاحیت رکھتے ہیں

---

6 An-Nisa: 83

وہ اس (حقیقت) کو جان لیتے۔ اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو چند لوگوں کے سوا تم سب شیطان کی پیروی کرنے لگتے۔"

یہ آیت ہمیں غیر مصدقہ خبروں اور منفی پروپیگنڈے پر غور و فکر کرنے اور درست تحقیق کے بعد کسی خبر کو قبول یا رد کرنے کا حکم دیتی ہے۔ مسلم ممالک کو چاہیے کہ وہ عالمی میڈیا میں اپنی موجودگی کو مؤثر بنائیں اور اسلام کی حقیقی تصویر کو اجاگر کرنے کے لیے پیشہ ورانہ میڈیا ادارے قائم کریں۔ اسلامی نظریات، ثقافت اور مسلمانوں کی خدمات کو دنیا کے سامنے مثبت انداز میں پیش کیا جانا چاہیے تاکہ اسلام کے خلاف منفی بیانیے کو مؤثر طریقے سے چیلنج کیا جا سکے۔ ہالی وڈ کی فلموں، مغربی ٹی وی شوز، اور مختلف تفریحی مواد میں مسلمانوں کو دہشت گرد، انتہاپسند، اور پسماندہ افراد کے طور پر دکھایا جاتا ہے۔ اس منفی تصویر کشی سے نہ صرف اسلاموفوبیا کو تقویت ملتی ہے بلکہ مغربی ممالک میں مقیم مسلمانوں کے خلاف نفرت اور امتیازی سلوک میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ قرآن مجید ہمیں باطل کے خلاف ڈٹ جانے اور حق کے دفاع کی تلقین کرتا ہے:

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ[7]

"اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور نہ ہی حق کو چھپاؤ، جبکہ تم جانتے ہو"

یہ آیت ہمیں سچائی کے دفاع کا درس دیتی ہے اور یہ لازم کرتا ہے کہ مسلمانوں کو اپنی ساکھ اور مذہب کے خلاف ہونے والی ناانصافی کے خلاف آواز بلند کرنی چاہیے۔

مسلمان ممالک کو چاہیے کہ وہ بین الاقوامی سطح پر قانونی ماہرین کی ٹیمیں تشکیل دیں جو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف پھیلائے جانے والے غلط پروپیگنڈے کے خلاف قانونی چارہ جوئی کریں۔ اقوامِ متحدہ، یورپی یونین، اور دیگر بین الاقوامی اداروں میں مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے آواز بلند کی جانی چاہیے تاکہ اسلاموفوبیا کو عالمی سطح پر ایک جرم قرار دیا جا سکے۔

آج کے ڈیجیٹل دور میں سوشل میڈیا ایک مؤثر ذریعہ بن چکا ہے جس کے ذریعے دنیا بھر میں عوامی رائے عامہ تشکیل دی جاتی ہے۔ بدقسمتی سے، اسلام مخالف عناصر سوشل میڈیا کو غلط معلومات پھیلانے کے لیے استعمال کر رہے ہیں، جس کے نتیجے میں اسلاموفوبیا میں اضافہ ہو رہا ہے۔

---

7 Al-Baqarah: 42

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 10, No. 2 || July-December 2024|| P.1-17
https://doi.org/10.29370/siarj/issue19arurdu1

قرآن مجید مسلمانوں کو ایک مضبوط اور بامقصد کمیونٹی بنانے کی تاکید کرتا ہے:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ[8]

"اور نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرو، اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں تعاون نہ کرو۔ اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔"

یہ آیت ہمیں بھلائی پھیلانے اور باطل کا مقابلہ کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔

مسلمانوں کو سوشل میڈیا پر اپنی موجودگی کو مضبوط بنانے کے لیے جدید ڈیجیٹل مہارتیں سیکھنی چاہئیں اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مستند اور بامقصد مواد تیار کرنا چاہیے۔ اس مقصد کے لیے:

1. اسلامی اسکالرز، میڈیا ماہرین، اور سوشل میڈیا ایکٹیوسٹ کو مل کر ایک منظم ڈیجیٹل نیٹ ورک بنانا چاہیے۔
2. مختصر ویڈیوز، مضامین، اور گرافکس کے ذریعے اسلام کی حقیقی تعلیمات کو عام کیا جانا چاہیے۔
3. اسلاموفوبیا کے خلاف ایک مشترکہ آن لائن مہم شروع کی جانی چاہیے جس میں عالمی سطح پر مؤثر شخصیات اور اداروں کو شامل کیا جائے۔

اسلاموفوبیا اور اسلام کے خلاف منفی پروپیگنڈے کا سدباب صرف اس صورت میں ممکن ہے جب مسلمان اجتماعی سطح پر ایک جامع حکمتِ عملی اختیار کریں۔ عالمی میڈیا میں مسلمانوں کی مثبت تصویر کشی، مغربی میڈیا کے تعصب کے خلاف قانونی چارہ جوئی، اور سوشل میڈیا پر اسلام کی حقیقی تعلیمات کو عام کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

اسلاموفوبیا ایک عالمی مسئلہ بن چکا ہے جو نہ صرف مسلمانوں کے خلاف نفرت اور امتیازی سلوک کو فروغ دے رہا ہے بلکہ بین الاقوامی سطح پر انسانی حقوق اور مذہبی آزادی کے اصولوں کی بھی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ اقوام متحدہ اور دیگر عالمی اداروں کو چاہیے کہ وہ اسلاموفوبیا کو ایک قابلِ تعزیر جرم قرار دیں اور اس کے سدباب کے لیے سخت عالمی قوانین مرتب کریں۔ مغربی ممالک میں بڑھتے ہوئے اسلاموفوبک حملوں، نفرت انگیز تقاریر، اور مسلمانوں کے خلاف امتیازی رویوں کے خلاف قانونی کارروائی کو یقینی بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

اقوامِ متحدہ اور بین الاقوامی تنظیمیں انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے کام کرتی ہیں، لیکن اسلاموفوبیا کے بڑھتے ہوئے

8 Al-Ma'idah: 2

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 10, No. 2 || July-December 2024|| P.1-17
https://doi.org/10.29370/siarj/issue19arurdu1

رجحان کے خلاف ابھی تک مؤثر اقدامات نہیں کیے گئے۔اسلاموفوبیا کی روک تھام کے لیے بین الاقوامی سطح پر ایک ایسا فریم ورک وضع کرنے کی ضرورت ہے جو مذہبی تعصب کے خاتمے اور مسلمانوں کے تحفظ کو یقینی بنائے۔ اسلاموفوبیا کے خاتمے کے لیے قانونی سطح پر اقدامات کرنا ضروری ہے۔اقوام متحدہ اور بین الاقوامی اداروں کو اسلاموفوبیا کو جرم قرار دینے کے لیے عالمی قوانین مرتب کرنے چاہئیں،اور مغربی ممالک میں نفرت انگیز تقاریر، اسلاموفوبک حملوں،اور مذہبی آزادی پر پابندیوں کے خلاف مؤثر کارروائی کرنی چاہیے۔جب تک ان اقدامات کو عملی شکل نہیں دی جاتی، مسلمانوں کے خلاف تعصب اور نفرت میں اضافہ ہوتا رہے گا مغربی ممالک میں اسلاموفوبک جرائم، نفرت انگیز تقاریر،اور مساجد پر حملوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی ہونی چاہیے ۔

اسلاموفوبیا اور قرآنی تعلیمات اور جدید قانونی نقطہ نظر:

اسلاموفوبیا محض ایک تعصب نہیں، بلکہ مذہبی آزادی، انسانی حقوق اور عالمی امن کے لیے ایک سنگین چیلنج بن چکا ہے۔قرآن مجید دنیا کو رواداری، عدل اور بین المذاہب ہم آہنگی کی تعلیم دیتا ہے،اسلام دشمنی کے خلاف جدید قانونی نظاموں میں مذہبی آزادی اور برابری کے اصول تو موجود ہیں، مگر عملی اقدامات کی کمی کے باعث اسلاموفوبیا کے اثرات مزید گہرے ہو رہے ہیں۔اس تناظر میں، قرآنی تعلیمات اور جدید قانونی نقطہ نظر کو یکجا کرکے ایسے مؤثر قوانین اور پالیسیوں کی تشکیل ناگزیر ہے جو اسلاموفوبک رجحانات کے سدباب اور پرامن بقائے باہمی کو یقینی بنا سکیں۔

قرآن مجید ایک عالمگیر کتاب ہے جو نہ صرف مسلمانوں کے لیے بلکہ پوری انسانیت کے لیے ہدایت کا ذریعہ ہے۔اس میں رواداری،امن،اور دیگر مذاہب کے احترام پر زور دیا گیا ہے،تاکہ معاشرے میں بین المذاہب ہم آہنگی،عدل،اور بھائی چارے کو فروغ دیا جا سکے۔

قرآن مجید کسی بھی مذہب کے ماننے والوں پر زبردستی نہیں کرتا، بلکہ دین کو اختیار کرنے کا معاملہ فرد کی آزادی پر چھوڑتا ہے:

لَآ إِكۡرَاهَ فِي ٱلدِّينِۖ قَد تَّبَيَّنَ ٱلرُّشۡدُ مِنَ ٱلۡغَيِّۚ-[9]

"دین میں کوئی جبر نہیں،ہدایت گمراہی سے واضح ہو چکی ہے۔"

---

9 Al-Baqarah: 228

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 10, No. 2 || July-December 2024|| P.1-17
https://doi.org/10.29370/siarj/issue19arurdu1

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ اسلام جبر وزبردستی کے بجائے فکری آزادی کا علمبردار ہے۔اسلام تمام انسانوں کو مکالمہ اور افہام و تفہیم کی دعوت دیتا ہے۔اسلام میں ایک بے گناہ کا قتل پوری انسانیت کے قتل کے مترادف قرار دیا گیا ہے:

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي ٱلْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ ٱلنَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا ٱلنَّاسَ جَمِيعًا[10]

"جس نے کسی انسان کو ناحق قتل کیا، اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا، اور جس نے کسی کی جان بچائی، اس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخش دی۔"

اسلام نہ صرف اپنے عقائد کو ماننے کا حکم دیتا ہے بلکہ دیگر انبیاء اور الہامی کتابوں پر بھی ایمان رکھنے کی تاکید کرتا ہے:

قُولُوا آمَنَّا بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَآ أُنزِلَ إِلَىٰٓ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْمَٰعِيلَ وَإِسْحَٰقَ وَيَعْقُوبَ وَٱلْأَسْبَاطِ وَمَآ أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَآ أُوتِيَ ٱلنَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُۥ مُسْلِمُونَ[11]

"کہو! ہم اللہ پر ایمان لائے، اور اس پر بھی جو ہم پر نازل کیا گیا، اور اس پر بھی جو ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور ان کی اولاد پر نازل کیا گیا، اور جو موسیٰ و عیسیٰ کو دیا گیا، اور جو دوسرے انبیاء کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا۔"

یہ تعلیم دیگر مذاہب کے پیروکاروں کے احترام اور ان کے عقائد کی تقدیس کا درس دیتی ہے۔یہ حکم معاشرتی ہم آہنگی اور بین المذاہب رواداری کے لیے نہایت اہم ہے۔

قرآن مجید مسلمانوں کو ہدایت دیتا ہے کہ وہ غیر مسلموں کے ساتھ بھی انصاف سے پیش آئیں:

لَا يَنْهَىٰكُمُ ٱللَّهُ عَنِ ٱلَّذِينَ لَمْ يُقَٰتِلُوكُمْ فِي ٱلدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَٰرِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوٓا إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُقْسِطِينَ[12]

"اللہ تمہیں ان لوگوں کے ساتھ نیکی اور انصاف کرنے سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین کے معاملے میں نہیں لڑے اور نہ تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا۔ بے شک اللہ انصاف کرنے

10 Al-Ma'idah: 32
11 Al-Baqarah: 136
12 Al-Mumtahanah : 08

والوں کو پسند کرتا ہے۔"

یہ آیت اسلامی سماجی و قانونی نظام میں غیر مسلموں کے حقوق کی ضمانت فراہم کرتی ہے۔ قرآن مجید کی تعلیمات امن، رواداری، اور بین المذاہب احترام پر مبنی ہیں۔ اس میں واضح طور پر تمام مذاہب کے پیروکاروں کے ساتھ حسنِ سلوک، انصاف، اور پرامن بقائے باہمی کا حکم دیا گیا ہے۔ اگر دنیا قرآن کی ان ہدایات کو اپنائے تو باہمی نفرت و تعصب ختم ہو سکتا ہے اور حقیقی عالمی امن قائم ہو سکتا ہے۔

اسلام دنیا کا ایک مکمل ضابطہ ٔحیات ہے، جو امن، انصاف، اور انسانی حقوق کی تعلیمات پر مبنی ہے۔ تاہم، کچھ مخصوص نظریاتی گروہ، میڈیا اور دیگر ذرائع کے ذریعے اسلام کے خلاف مختلف غلط فہمیاں پھیلاتے ہیں۔ ان غلط فہمیوں کا ازالہ قرآن مجید کی تعلیمات کی روشنی میں کرنا نہایت ضروری ہے تاکہ دنیا اسلام کی اصل روح کو سمجھ سکے۔

اکثر یہ پروپیگنڈا کیا جاتا ہے کہ اسلام تشدد، جنگ، اور دہشت گردی کا دین ہے اور مسلمانوں کو غیر مسلموں کے خلاف لڑنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ اسلام امن اور صلح کا دین ہے، اور کسی بھی بے گناہ کے قتل کو پوری انسانیت کے قتل کے مترادف قرار دیتا ہے:

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا ۖ وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا ۚ[13]

"جس نے کسی انسان کو ناحق قتل کیا، اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا، اور جس نے کسی کی جان بچائی، اس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخش دی۔"

یہ تعلیم واضح کرتی ہے کہ اسلام کسی بھی قسم کی دہشت گردی یا بے گناہ افراد کے قتل کی اجازت نہیں دیتا۔

یہ تصور عام ہے کہ اسلام خواتین کو کمتر مقام دیتا ہے، انہیں آزادی سے محروم کرتا ہے اور ان کے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھتا ہے۔ اسلام نے خواتین کو عزت، مساوات، اور بنیادی حقوق دیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ[14]

"اور عورتوں کے بھی ویسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے، دستور کے مطابق۔"

مزید برآں، اسلام نے خواتین کو وراثت، تعلیم، شادی، اور کاروبار میں حصہ لینے کا حق دیا، جو دیگر معاشروں میں دیر

13 Al-Ma'idah: 32
14 Al-Baqarah: 228

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 10, No. 2 || July-December 2024|| P.1-17
https://doi.org/10.29370/siarj/issue19arurdu1

سے تسلیم کیے گئے۔یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ اسلام غیر مسلموں کے ساتھ سختی کا رویہ اپناتا ہے اور انہیں دبانے کی ترغیب دیتا ہے۔

یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اسلام زبردستی اپنا مذہب دوسروں پر مسلط کرتا ہے اور لوگوں کو جبر کے ذریعے مسلمان بناتا ہے۔اسلام واضح طور پر جبر وزبردستی کے خلاف ہے اور ہر فرد کو اختیار دیتا ہے کہ وہ اپنے عقیدے کا فیصلہ خود کرے:

لَآ إِكۡرَاهَ فِي ٱلدِّينِۖ قَد تَّبَيَّنَ ٱلرُّشۡدُ مِنَ ٱلۡغَيِّۚ[15]

"دین میں کوئی جبر نہیں، ہدایت گمراہی سے واضح ہو چکی ہے۔"

یہ اصول واضح کرتا ہے کہ اسلام کسی کو زبردستی مسلمان بنانے کا حکم نہیں دیتا، بلکہ ہر شخص کو سوچنے اور اپنے عقیدے کا انتخاب کرنے کی مکمل آزادی دیتا ہے۔

بعض لوگ یہ پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ اسلام ترقی اور جدید سائنسی علوم کے خلاف ہے اور صرف دینی علوم کو اہمیت دیتا ہے۔اسلام نے ہمیشہ علم کے حصول کی ترغیب دی اور سائنسی ترقی کو فروغ دیا۔قرآن مجید میں ارشاد ہے:

قُلۡ هَلۡ يَسۡتَوِي ٱلَّذِينَ يَعۡلَمُونَ وَٱلَّذِينَ لَا يَعۡلَمُونَۗ[16]

"کہو! کیا وہ جو علم رکھتے ہیں اور وہ جو علم نہیں رکھتے برابر ہو سکتے ہیں؟"

یہ تعلیم اسلام کی طرف سے علم و تحقیق کی ترغیب کو واضح کرتی ہے۔

اسلام کے خلاف پیدا کی جانے والی غلط فہمیاں یا تو جہالت کا نتیجہ ہیں یا دانستہ طور پر ایک منفی پروپیگنڈا۔قرآن مجید کی تعلیمات ان تمام الزامات کا مؤثر جواب دیتی ہیں اور اسلام کے حقیقی چہرے کو واضح کرتی ہیں۔اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو امن، انصاف، خواتین کے حقوق، غیر مسلموں کے احترام، اور علمی ترقی کا داعی ہے۔

اگر ہم ان قرآنی اصولوں کو اپنی گفتگو اور علمی تحریروں میں پیش کریں تو اسلاموفوبیا اور دیگر غلط فہمیوں کا مؤثر سد باب ممکن ہو سکتا ہے۔

اسلاموفوبیا اور جدید قانونی نقطہ نظر:

اسلاموفوبیا کو عالمی سطح پر مذہبی تعصب، امتیازی سلوک اور مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز رویوں کے تناظر میں

15 Al-Baqarah: 256
16 Az-Zumar: 9

دیکھا جاتا ہے۔ جدید قانونی اصطلاح میں یہ ایک ایسی صورت حال کو ظاہر کرتا ہے جہاں افراد یا گروہ مذہبِ اسلام کی بنیاد پر تعصب، تشدد، اور امتیازی سلوک کا سامنا کرتے ہیں۔ اقوام متحدہ (UN)، یورپی یونین (EU) اور دیگر بین الاقوامی ادارے اسلاموفوبیا کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی تصور کرتے ہیں۔[17]

جدید بین الاقوامی قوانین مذہبی آزادی اور برابری کو یقینی بنانے کے اصولوں پر مشتمل ہیں، جن میں درج ذیل قوانین نمایاں ہیں:

- **اقوام متحدہ کا عالمی منشور برائے انسانی حقوق (1948)**
    - آرٹیکل 18: ہر انسان کو مذہبی آزادی کا حق حاصل ہے، جس میں کسی بھی مذہب کو اپنانے، اس پر عمل کرنے اور تبلیغ کرنے کی آزادی شامل ہے۔[18]
    - آرٹیکل 19: ہر شخص کو آزادیٔ اظہار کا حق حاصل ہے، بشرطیکہ وہ کسی دوسرے کے حقوق کو مجروح نہ کرے۔
- **یورپی کنونشن برائے انسانی حقوق (ECHR, 1950)**
    - آرٹیکل 9: ہر فرد کو اپنے مذہب پر عمل کرنے، اس کی تبلیغ کرنے اور عبادت کرنے کا حق حاصل ہے۔
    - آرٹیکل 14: کسی بھی مذہب، نسل یا جنس کی بنیاد پر امتیازی سلوک قابل گرفت ہے۔[19]
- **امریکی شہری حقوق کا قانون (Civil Rights Act, 1964, USA)** یہ قانون مذہب کی بنیاد پر امتیازی سلوک کو جرم قرار دیتا ہے، خاص طور پر ملازمت، تعلیم اور عوامی مقامات پر۔

بین الاقوامی سطح پر اسلاموفوبیا سے نمٹنے کے لیے کئی تنظیمیں اور قوانین کام کر رہے ہیں، جن میں شامل ہیں:

- **اقوام متحدہ (UN) کی قراردادیں:** UN نے مختلف مواقع پر اسلاموفوبیا کے خلاف قراردادیں پاس کی ہیں، خاص طور پر 15 مارچ کو "عالمی یومِ انسدادِ اسلاموفوبیا" کے طور پر منانے کا اعلان کیا گیا۔
- **او آئی سی (OIC - Organization of Islamic Cooperation):** اسلامی تعاون تنظیم

17 - UN General Assembly, 2022۔
18 - Universal Declaration of Human Rights, 1948 United Nations, 1948, Article
19 - European Court of Human Rights, 1950, Article 9۔

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 10, No. 2 || July-December 2024|| P.1-17
https://doi.org/10.29370/siarj/issue19arurdu1

نے اسلاموفوبیا کے خلاف متعدد اقدامات کیے ہیں اور اقوام متحدہ کے پلیٹ فارم پر اس مسئلے کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔

- **یورپی یونین کی پالیسیز EU:** نے اسلاموفوبیا کی روک تھام کے لیے مختلف اقدامات کیے ہیں، جیسے نفرت انگیز تقاریر کے خلاف قوانین، امتیازی سلوک کے خاتمے کے لیے اقدامات اور شعور بیداری مہمات۔
- **گلوبل انسدادِ نفرت انگیز تقاریر کا اقدام (UN Global Counter-Terrorism Strategy):** اس کے تحت مذہبی تعصب، نفرت انگیز بیانات، اور شدت پسندی کے خلاف پالیسیز ترتیب دی جاتی ہیں۔
- کئی ممالک میں آزادیٔ اظہار کو بنیاد بنا کر اسلاموفوبک بیانات اور اقدامات کو جائز قرار دیا جاتا ہے، جو قانون اور انسانی حقوق کے درمیان ایک نازک توازن کا مسئلہ پیدا کرتا ہے۔[20]
- اگرچہ اسلاموفوبیا کے خلاف قوانین موجود ہیں، مگر ان کا مؤثر نفاذ ایک بڑا چیلنج ہے، کیونکہ کئی حکومتیں ان قوانین کو نظرانداز کرتی ہیں یا تعصب کی بنا پر کارروائی نہیں کرتیں۔
- عالمی سطح پر کوئی واحد جامع قانون موجود نہیں جو اسلاموفوبیا کو جرم قرار دے، بلکہ مختلف ممالک کے اپنے اپنے قوانین ہیں جو بعض صورتوں میں مؤثر ثابت نہیں ہوتے۔
- اقوام متحدہ اور او آئی سی کو مزید مؤثر اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے تاکہ اسلاموفوبیا کو بین الاقوامی سطح پر جرم قرار دیا جا سکے۔
- یورپ اور امریکہ جیسے خطوں میں ایسے قوانین متعارف کرائے جائیں جو مذہب کی بنیاد پر امتیازی سلوک اور نفرت انگیز بیانات کو سختی سے روکیں۔
- سوشل میڈیا پلیٹ فارمز اور میڈیا ہاؤسز کو ایسے اصول اپنانے چاہئیں جو اسلاموفوبک مواد کو محدود کریں اور مذہبی تعصب کو فروغ دینے والے عناصر کے خلاف کارروائی کریں۔

---

20 - UNESCO. 2023. Hate Speech and Digital Platforms Regulation.

- اسلامی ممالک کو سفارتی سطح پر مشترکہ لائحہ عمل اپنانا چاہیے تاکہ اسلاموفوبیا کے خلاف عالمی دباؤ ڈالا جا سکے۔[21]

جدید قانونی نقطہ نظر کے مطابق اسلاموفوبیا ایک سنجیدہ انسانی حقوق کا مسئلہ ہے، جس کے خاتمے کے لیے مضبوط عالمی قوانین اور ان کے مؤثر نفاذ کی ضرورت ہے۔ بین الاقوامی ادارے اس کے سدباب کے لیے کام کر رہے ہیں، مگر عملی نتائج حاصل کرنے کے لیے مزید قانونی اصلاحات اور شعور بیداری کی ضرورت ہے۔ اسلاموفوبیا کے خلاف قانونی، سفارتی، اور سماجی سطح پر اقدامات کیے بغیر بین المذاہب ہم آہنگی اور عالمی امن ممکن نہیں۔

خلاصہ:

اسلاموفوبیا ایک سنگین عالمی مسئلہ ہے جو مسلمانوں کے خلاف نفرت، تعصب اور امتیازی سلوک کو فروغ دیتا ہے۔ اس کے اسباب میں نائن الیون کے بعد دہشت گردی کو اسلام سے جوڑنا، مغربی میڈیا میں منفی پروپیگنڈہ، تاریخی غلط فہمیاں اور مسلمانوں کی کمزور نمائندگی شامل ہیں۔ اس کے اثرات میں مسلم معاشروں میں عدم تحفظ، بین المذاہب کشیدگی اور اسلام کی منفی تصویر کا فروغ شامل ہے۔
قرآن مجید رواداری، عدل اور پرامن بقائے باہمی کی تعلیم دیتا ہے، جیسا کہ فرمایا "لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ "۔[22] یعنی نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ جدید قانونی نقطہ نظر کے تحت اقوام متحدہ اور مغربی ممالک کو نفرت انگیز بیانیے، مساجد پر حملوں، اور امتیازی قوانین کے خلاف سخت اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ عالمی سطح پر بین المذاہب مکالمے کو فروغ دینا، اسلامی اقدار کا مؤثر تعارف، اور میڈیا میں مثبت بیانیہ تشکیل دینا اسلاموفوبیا کے سدباب کے لیے ناگزیر ہے۔

نتائج بحث:

اس تحقیقی مطالعے سے درج ذیل نتائج اخذ کیے گئے ہیں:

- اسلاموفوبیا کی جڑیں تاریخی، سیاسی اور سماجی عوامل میں پیوستہ ہیں۔
- مغربی میڈیا میں اسلام اور مسلمانوں کی منفی تصویر کشی اس تعصب کو بڑھانے میں بنیادی کردار

---

21 - Arab League Report. 2022. Islamophobia in the Modern World.
22 - Al-Baqarah: 279

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 10, No. 2 || July-December 2024|| P.1-17
https://doi.org/10.29370/siarj/issue19arurdu1

ادا کرتی ہے۔

- شدت پسند گروہوں کی کارروائیاں، جن کا اسلام سے کوئی حقیقی تعلق نہیں، اسلاموفوبیا کے فروغ میں استعمال کی جاتی ہیں۔
- مسلم دنیا کی سیاسی و معاشی کمزوری اور عالمی طاقتوں کی طرف سے اسلام کو بطور خطرہ پیش کرنا بھی اس مسئلے کو پیچیدہ بناتا ہے۔
- یہ تعصب بین المذاہب ہم آہنگی کو متاثر کرتا ہے اور مسلمانوں کے لیے سماجی و معاشی مشکلات پیدا کرتا ہے۔
- مغربی ممالک میں مسلمانوں کو امتیازی قوانین، نفرت انگیز حملوں اور حقوق کی پامالی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔
- عالمی سطح پر اسلام کے پیغامِ امن کو غلط انداز میں پیش کیا جاتا ہے، جس سے مسلم امہ کی شناخت اور ثقافت کو نقصان پہنچتا ہے۔
- شدت پسندی اور انتہاپسندی کو تقویت ملتی ہے، جو عالمی امن واستحکام کے لیے خطرناک ہے۔
- قرآن مجید بین المذاہب رواداری، مکالمے اور عدل وانصاف پر زور دیتا ہے، جو اسلاموفوبیا کے خاتمے کے لیے بنیادی اصول فراہم کرتے ہیں۔
- اسلامی تعلیمات امن اور احترامِ انسانیت پر مبنی ہیں، جو دنیا میں تعصبات کو ختم کرنے کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔
- مسلمانوں کو قرآن کے مطابق صبر اور حکمت سے اسلاموفوبیا کے خلاف مؤثر حکمت عملی اپنانے کی تلقین کی گئی ہے۔
- عالمی انسانی حقوق کے قوانین، جیسے اقوام متحدہ کے چارٹر اور انسانی حقوق کے عالمی اعلامیے میں مذہبی آزادی اور عدم امتیاز کی ضمانت دی گئی ہے۔
- کئی ممالک میں نفرت انگیز تقاریر اور اسلاموفوبک جرائم کے خلاف قوانین موجود ہیں، مگر ان

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 10, No. 2 || July-December 2024|| P.1-17
https://doi.org/10.29370/siarj/issue19arurdu1

کا مؤثر نفاذ ایک چیلنج ہے۔

- بین الاقوامی سطح پر اسلاموفوبیا کے خلاف قانونی اقدامات اور تعلیمی مہمات کے ذریعے شعور اجاگر کرنا ضروری ہے۔
- اسلامی ممالک کو سفارتی و قانونی سطح پر اسلاموفوبیا کے خلاف مشترکہ لائحہ عمل اپنانا چاہیے۔

اسلاموفوبیا ایک پیچیدہ مسئلہ ہے جس کے سیاسی، سماجی اور مذہبی پہلو ہیں۔اس کے خاتمے کے لیے قرآنی اصولوں پر عمل پیرا ہونا اور بین الاقوامی قوانین کا مؤثر نفاذ ضروری ہے۔ مسلمانوں کو اسلامی تعلیمات کے مطابق حسن سلوک، علمی مکالمے اور قانونی ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے اس چیلنج کا سامنا کرنا چاہیے۔عالمی سطح پر باہمی احترام اور رواداری کو فروغ دے کر ہی اسلاموفوبیا کے سد باب کے عملی اقدامات کیے جاسکتے ہیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)